



ابن الحسن محمدی



کھڑے ہو کر پینے کی شرعی حیثیت



کھڑے ہو کر پانی پینے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے جواز اور منع دونوں طرح کی احادیث ثابت ہیں۔ آئیے دونوں طرح کی احادیث کا فہم سلف کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں تاکہ ان سے کھڑے ہو پانی وغیرہ پینے کا صحیح حکم معلوم ہو سکے۔

جواز کی احادیث:

① (ا) نزال بن سبرہ ہلالی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ، فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدَهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ باب الرحبہ پر آئے، وہاں کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جیسے آپ لوگوں نے مجھے کرتے دیکھا ہے۔“

(صحیح البخاری: 5615)

(ب) زاذان رحمہ اللہ کا بیان ہے:

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ شَرِبَ قَائِمًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهُ، فَقَالَ: مَا تَنْظُرُونَ؟ إِنْ أَشْرَبَ قَائِمًا؛ فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا، وَإِنْ أَشْرَبَ قَاعِدًا، فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا.

”سیدنا علیؓ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، تو لوگوں نے ان کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا، گویا اس عمل کو غلط سمجھ رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو، اگر میں کھڑے ہو کر پیتا ہوں، تو اس لیے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں، تو اس لیے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 101/1، ح: 795، وسنده حسن)

② سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں:

سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمَزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

”میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آب زمزم پیش کیا، تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔“

(صحيح البخاري: 5617، صحيح مسلم: 2027، واللفظ له)

③ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر، دونوں طرح پیتے ہوئے

دیکھا۔“ (مسند الإمام أحمد: 178/2، 179، 206، سنن الترمذي: 1883،

وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“ قرار دیا ہے۔

④ یزید بن عطار تابعی بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا، فَقَالَ: قَدْ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْرَبُ قِيَامًا، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى.

”میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کھڑے ہو کر پی لیتے اور چلتے ہوئے کھا لیتے تھے۔“

(مسند الإمام أحمد : 12/2، 24، 29، مسند الطيالسي : 1904، شرح معاني الآثار للطحاوي : 273/4، 274، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (5243) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا. ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پیتے ہوئے دیکھا۔“ (سنن النسائي : 1362، وسنده حسن)

⑥ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَ: فَقَطَعْتُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمِ الْقِرْبَةِ، فَهُوَ عِنْدَنَا.

”نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔ گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ سے پانی پیا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (بطور تبرک) مشکیزے کا منہ کاٹ لیا، وہ ابھی تک ہمارے پاس محفوظ ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 431/6، شمائل الترمذی: 215، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن جارود رحمہ اللہ (868) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَاخْتَنَتْهَا، وَشَرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

”نبی اکرم ﷺ ایک انصاری صحابیہ کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔“ (مسند الإمام أحمد: 161/6، وسندہ حسن)

⑤ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا، فَقَطَعْتُهُ.

”رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر محفوظ کر لیا۔“

(مسند الحمیدی: 353، سنن الترمذی: 1892، وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح غریب“، جبکہ امام ابن جارود (867)،

امام ابن حبان (5318) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

⑨ ابو جعفر قاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا .

”میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔“

(الموطأ للإمام مالك : 926/2، وسنده صحيح)

⑩ عامر بن عبد اللہ تابعی رحمہ اللہ، سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں

بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا . ”آپ کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔“

(الموطأ للإمام مالك : 926/2، وسنده صحيح)

⑪ مسلم بن ابوبکرہ تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شَرِبَ أَبُو بَكْرَةَ قَائِمًا .

”سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔“

(التاريخ الكبير للبخاري : 354/2، وسنده حسن)

⑫ بشر بن غالب کا بیان ہے:

رَأَيْتُ الْحَسَنَ (بْنَ عَلِيٍّ) يَشْرَبُ، وَهُوَ قَائِمٌ .

”میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 205/8، وسنده حسن)

⑬ عباد بن منصور بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَالِمًا يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ .

”میں نے سالم تابعی رحمہ اللہ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 203/8، وسنده حسن)

⑫، ⑮ عبد الملک بن میسرہ کا بیان ہے:

سَأَلْتُ طَاوُسًا وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

”میں نے امام طاووس اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہو کر پینے کے متعلق

پوچھا، تو انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 204/8، وسندہ صحیح)

⑬ عبد الرحمن بن عجلان کہتے ہیں:

سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنْ شَتَّ قَائِمًا، وَإِنْ

شَتَّ قَاعِدًا.

”میں نے امام ابراہیم نخعی تابعی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا، تو انہوں

نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ چاہو تو کھڑے ہو کر پیو اور چاہو تو بیٹھ کر۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 203/8، وسندہ حسن)

ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پینا ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی عمل مبارک کی روشنی میں صحابہ کرام بھی دونوں طرح پینا جائز سمجھتے تھے۔ تابعین ائمہ دین بھی کھڑے ہو کر پینے کو جائز ہی سمجھتے تھے۔

منع کی احادیث :

آئیے اب وہ احادیث ملاحظہ فرمائیے جن میں کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت ہے؛

① (۱) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

”آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔“ (صحیح مسلم: 2024)

(ب) سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

”نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔“

(صحیح مسلم: 112/2024)

(۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

”بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی کھڑا ہو کر پیے۔“

(مسند الإمام أحمد: 327/2، وسندہ صحیح)

(ب) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ؛ فَلْيَسْتَقِ».

”تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیے۔ جو بھول کر ایسا کر بیٹھے، وہ قے کرے۔“

(صحیح مسلم: 2026)

(۳) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

”نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔“

(صحیح مسلم: 2025)

(۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَشْرَبُ قَائِمًا، فَقَالَ لَهُ: قِهْ، قَالَ: لِمَهُ؟ قَالَ:

أَيُّسْرُكَ أَنْ يَشْرَبَ مَعَكَ الْهَرُّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِنَّهُ قَدْ شَرِبَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ، الشَّيْطَانُ».

”آپ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا، تو اسے فرمایا: تھے کر دیجیے۔ اس نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بلا پیے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اس کی نسبت بہت بُرے نے آپ کے ساتھ پیا ہے۔ وہ شیطان ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 301/2، وسنده حسن)

اس حدیث کا راوی ابو زیاد طحان ”موثق، حسن الحدیث“ ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ”ثقة“ اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ”شیخ صالح الحدیث“ قرار دیا ہے۔ امام شعبہ رحمہ اللہ جو غالباً ”ثقة“ ہی سے روایت لیتے ہیں، وہ اس حدیث کو ابو زیاد سے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ ①:

ایک روایت میں ہے:

«لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ؛ لَأَسْتَقَاءَ».

”اگر کھڑا ہو کر پانی پینے والا جان لے (کہ اس میں کتنا نقصان ہے)، تو ضرور

تھے کر ڈالے۔“ (مسند الإمام أحمد: 283/2، صحيح ابن حبان: 5324)

لیکن اس کی سند امام زہری رحمہ اللہ کی ”تدلیس“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

فائدہ ②:

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عمر، مازری (م: 536ھ) لکھتے ہیں:



وَلَا خِلَافَ فِي جَوَازِ الْأَكْلِ قَائِمًا.

”کھڑے ہو کر کھانے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔“

(فتح الباری لابن حجر: 23/10)

ممانعت والی احادیث منسوخ یا تنزیہ پر محمول ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا کھڑے ہو کر پینا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کھڑے ہو کر پینے کو آپ ﷺ کی سنت بتانا اور خود کھڑے ہو کر پینا بھی، نیز تابعین وائمہ دین کا اسے جائز بتانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن احادیث میں کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا گیا ہے، وہ یا تو منسوخ ہیں یا ان سے مراد نہی تنزیہی ہے، یعنی کھڑے ہو کر پانی پینا بہتر نہیں، البتہ کوئی پی لے، تو گناہ گار نہیں ہوگا، جیسا کہ:

❀ امام احمد بن حنین، بیہقی رحمہ اللہ (384-458ھ) احادیث میں کھڑے ہو

کر پینے کی ممانعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِمَّا أَنْ يَكُونَ نَهْيَ تَنْزِيهِ، أَوْ نَهْيَ تَحْرِيمٍ، ثُمَّ صَارَ مَنْسُوخًا.

”یا تو یہ ممانعت تنزیہی ہے یا پھر تحریمی ہے جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔“

(السنن الکبریٰ: 282/7)

❀ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عمر، مازری (م: 536ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنَّ الْأَمْرَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْإِسْتِقَاءِ؛ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يَسْتَقِيَ.

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کھڑے ہو کر پانی پینے والے کو قے کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کے بارے میں اہل علم کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا کسی پر

فرض نہیں۔“ (فتح الباری لابن حجر: 82/10، 83)

محمد بن حسن شیبانی کہتے ہیں:

لَا نَرَى بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا.

”ہم کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ امام ابو حنیفہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔“ (الموطأ لمحمد بن حسن، ص: 375)

علامہ عبدالحی، لکھنوی، حنفی (1264-1304ھ) لکھتے ہیں:

وَالْحَقُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالنَّوَوِيُّ وَالْفَارِيُّ
وَالسُّيوطِيُّ وَغَيْرُهُمْ؛ أَنَّ النَّهْيَ لِلتَّنْزِيهِ، وَالْفِعْلُ لِبَيَانِ الْجَوَازِ.

”اس مسئلے میں حق بات وہی ہے جو امام بیہقی، نووی، (ملا علی) قاری، سیوطی
وغیرہ نے ذکر کی ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پینا

بیان جواز کے لیے تھا۔“ (التعلیق الممجد علی موطأ محمد، ص: 375)

معلوم ہوا کہ بیٹھ کر پینا اولیٰ اور بہتر ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کو اصحاب صفہ کو پلانے کے لیے دودھ کا پیالہ دیا، جب پلا چکے، تو فرمایا:

أَفْعِدْ، فَاشْرَبْ. ”بیٹھے اور نوش کیجیے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: فَفَعِدْتُ، فَشَرِبْتُ.

”چنانچہ میں نے بیٹھ کر دودھ پیا۔“ (صحیح البخاری: 6452)

لیکن کھڑے ہو کر پینا حرام نہیں، بلکہ جائز ہے۔ اسے گناہ سمجھنا یا اسے آبِ زمزم کے

ساتھ خاص کرنا نصوص شرعیہ اور صحابہ و تابعین و ائمہ دین کے فہم کے سراسر خلاف ہے۔